168

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

یوم سہ شنبہ

قیمت ایک آنہ

[illegible]

نمبر ۲۶۸	۲۵ ماہ نومبر ۱۹۴۱ء	۵ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۰ھ	۲۵ ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش	جلد ۲۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی صاحبزادی سیدہ امۃ السلام بیگم صاحبہ کی صحت بھی پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا جاری رکھیں۔

کل سے قادیان میں ہفتہ تعلیم و تلقین منایا جا رہا ہے۔ قادیان کے تمام محلے سرگرمی کے ساتھ اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ ہر محلہ میں لیکچروں کا علیحدہ علیحدہ انتظام ہے۔ لیکچروں کے نوٹ بھی لئے جاتے ہیں۔ علماء و مبلغین کے لیکچر احباب کرام دلچسپی سے سُنتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی طبیعت بھی اچھی ہے۔

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۵ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۰ھ

کُتُبِ دینیّہ کی اشاعت اور سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک گزشتہ پرچہ میں جمعیۃ العلماء ہند کے سکرٹری مولوی احمد سعید صاحب کے اُس اعلان کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ جو انہوں نے حال میں "دورِ الحاد و بے دینی" کا مقابلہ کرنے کے لئے کیا۔ اس کی صورت انہوں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ "سہل اور آسان زبان میں مذہبی لٹریچر کی عام اشاعت کی جائے" اور بتایا جا چکا ہے۔ کہ یہ وُہی طریق ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اختیار فرمایا۔ اور جس پر علمائے زمانہ یہ کہکر تمسخر و استہزاء کرتے رہے۔ کہ آپ اشتہاری نبی ہیں لیکن اب وُہ بھی خونی مہدی کی آمد سے مایوس ہوکر اسی طرف آ رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ابتدائی تالیفات میں سے "فتح اسلام" میں جو ۱۳۰۸ھ ہجری میں شائع ہوئی۔ اس تجویز کا ذکر کرتے ہُوئے لکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اصلاحِ خلق کے لئے مبعوث فرما کر اس سلسلہ کو کئی شاخوں میں منقسم فرمایا ہے جن میں سے پہلی شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"منجملہ اُن شاخوں کے ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے۔ جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا۔ اور وُہ معارف و دقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اور انسانی تکلف سے نہیں۔ بلکہ رُوح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کر دیئے گئے ہیں"

اس کے ساتھ ہی آپ نے اس امر پر بڑا زور دیا۔ کہ عام مسلمانوں کا محض کتب دینیہ کی اشاعت سے یہ خیال کر لینا کہ اسلام کو زندگی حاصل ہو جائے گی۔ درست نہیں۔ کیونکہ اسلام کا دوبارہ احیاء محض کتابوں کی اشاعت سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کے لئے نفسِ مزکّی کے ساتھ تعلق پیدا کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتبِ دینیہ۔ اور احادیث نبویہ کو اُردو یا فارسی میں ترجمہ کرکے رواج دینا یا بدعات سے بھرے ہُوئے خشک طریقے جیسے زمانۂ حال کے اکثر مشائخ کا دستور ہو رہا ہے۔ سکھلانا یہ اُمور ایسے نہیں ہیں۔ جن کو کامل اور واقعی طور پر تجدید کہا جائے۔ بلکہ مؤخر الذکر طریق تو شیطانی راہوں کی تجدید ہے۔ اور دین کا راہزن۔ قرآن شریف۔ اور احادیث صحیحہ کو دُنیا میں پھیلانا بے شک عمدہ طریق ہے۔ مگر رسمی طور پر اور تکلف اور بناوٹ اور خوض سے یہ کام کرنا اور اپنا نفس واقعی طور پر حدیث اور قرآن کا مورد نہ ہونا ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہر ایک باعلم آدمی کر سکتا ہے۔ اور ہمیشہ جاری ہیں۔ ان کو مجددیت سے کچھ علاقہ نہیں یہ تمام اُمور خدا تعالیٰ کے نزدیک فقط استخوان فروشی ہے۔ اس سے بڑھ کر نہیں اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ اور فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ۔ اندھا اندھے کو کیا راہ دکھائے گا۔ اور مجذوم دُوسروں کے بدنوں کو کیا صاف کرے گا۔ تجدید دین وُہ پاک کیفیت ہے۔ کہ اول عاشقانہ جوش کے ساتھ اس پاک دل پر نازل ہوتی ہے۔ کہ جو مکالمۂ الٰہی کے درجہ تک پہونچ گیا ہو۔ پھر دوسرے دلوں میں جلد یا دیر سے اس کی سرایت ہوتی ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں۔ وُہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے۔ بلکہ وُہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں ان تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے۔ جو نبیوں اور رسُولوں کو دی جاتی ہیں۔ اور ان کی باتیں از قبیل جوشیدن ہوتی ہیں نہ محض از قبیلِ کوشیدن۔ اور وُہ حال سے بولتے ہیں نہ مجرد قال سے۔ اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلّی اُن کے دلوں پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں۔ اور ان کی گفتار اور کردار میں دُنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی کیونکہ وُہ بکلّی مصفّیٰ کئے گئے ہیں۔ اور بتمام و کمال کھینچے گئے ہیں" (فتح اسلام حاشیہ صفحہ ۹)

پس جمعیۃ العلماء کے سکرٹری صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے۔ وُہ ہے تو بالکل درست۔ مگر وُہ اس میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جب تک اسلام کو اس روشنی میں پیش نہ کریں۔ جو موجودہ زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل فرمائی۔ کیونکہ اگر محض کتابوں کی اشاعت سے تزکیۂ نفس ہو سکتا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی ضرورت نہ ہوتی۔ یہود اپنی کتابوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے۔ مگر واقعات بتاتے ہیں۔ کہ ان کی کتابیں اُن کے کسی کام نہ آئیں۔ اِسی طرح جمعیۃ العلماء کو بھی معلوم ہو جائے گا۔ کہ کتب کی اشاعت سے وُہ دور الحاد کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے لوگوں کو مخاطب کرکے پہلے ہی متنبہ فرما چکے ہیں۔

"اے وے لوگو! جو ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے اور شکوک و شبہات کے پنجہ میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام ہو۔ صرف اسمی اور رسمی اسلام پر ناز مت کرو۔ اور اپنی سچی رفاہیت اور حقیقی بہبودی اور اپنی آخری کامیابی انہی تدبیروں میں نہ سمجھو جو حال کی انجمنوں اور مدارس کے ذریعہ سے کی گئی ہیں۔ یہ اشغال بنیادی طور پر فائدہ بخش نہیں اور ترقیات کا پہلا زینہ متصور ہو سکتے ہیں مگر اصل مدعا سے بہت دُور ہیں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر فرماتے ہیں۔ "اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں۔ جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائیگا مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے۔ ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔ مجھ میں کون داخل ہوتا ہے۔ وہی جو بدی کو چھوڑتا اور نیکی کو اختیار کرتا ہے۔ اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے۔ اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا۔ اور خدا تعالےٰ کا ایک بندۂ مطیع بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے اور میں اس میں ہوں۔ مگر ایسا کرنے پر وہی قادر ہوتا ہے جسکو خدا تعالےٰ نفس مزکی کے سایہ میں ڈال دیتا ہے تب وہ اس کے نفس کی دوزخ کے اندر اپنا پیر رکھ دیتا ہے تو وہ ایسا ٹھنڈا ہو جاتا ہے کہ گویا اس میں کبھی آگ نہیں تھی۔"

(فتح اسلام صفحہ ۴۶)

پس مسلمانوں کو پہلے اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہونا چاہئیے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور پھر دنیا کی اصلاح کیطرف رخ کرنا چاہئیے۔

ولادت باسعادت

قادیان ۲۲ نومبر۔ یہ خبر نہایت خوشی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحبزادی سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ بیگم جناب خان محمد عبد اللہ خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کے ہاں کل بچی تولد ہوئی۔ ہم اس ولادت باسعادت پر جماعت احمدیہ کی طرف سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ مولودہ کو اپنے فضل وکرم کے سایہ میں پروان چڑھائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکات سے حصہ وافر عطا کرے ۔

اس تقریب پر مقامی مدارس اور دفاتر میں تعطیل کی گئی ۔

مجلس انصار اللہ اور احباب کا فرض

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کے طریق پر ایک مجلس انصار اللہ قائم فرمائی ہوئی ہے۔ اور حضور نے اپنے خطبہ جمعہ شائع شدہ الفضل مورخہ یکم اگست سنہ ۱۹۴۰ء میں تمام جماعتوں کے لئے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ہر احمدی جو چالیس سال سے زائد عمر کا ہے۔ اس مجلس کا ممبر بنے۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا صدر حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو نامزد فرمایا ہوا ہے۔ یہ تحریک آہستہ آہستہ ترقی کر رہی ہے۔ اس مجلس کا دفتر فی الحال گیسٹ ہاؤس (دارالانوار) میں قائم ہے۔ اور یہی دفتر اس مجلس سے متعلقہ ہر قسم کی خط و کتابت کا ذمہ وار ہے۔ ہم اس مختصر نوٹ کے ذریعہ تمام جماعتوں کو اس تحریک میں شامل ہونے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا منشاء پورا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

یہ تحریک اس انصار اللہ سے الگ ہے۔ جس کے ماتحت آجکل نظارت دعوۃ و تبلیغ میں کام ہوتا ہے۔ بلکہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ یہ تحریک چالیس سال سے اوپر عمر والے احباب کے لئے ہے۔ قادیان اور ملحقہ جماعتوں کے احمدی احباب کے لئے اور تمام مقامی و بیرونی جماعتوں کے عہدہ داران کے لئے مجلس انصار اللہ کا ممبر بننا لازمی ہے۔ لیکن بیرونی جماعتوں کے لئے یہ تحریک طوعی ہے۔ اس مجلس کے منتظمین کی طرف سے تحریکات پر کئی جماعتوں نے توجہ دی ہے۔ مگر ابھی بہت سی جماعتوں نے توجہ نہیں فرمائی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ بیرونی جماعتیں مجلس انصار اللہ کی تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں گی۔ اور نتیجہ سے دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کو مطلع فرمائیں۔ نیز انصار اللہ کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت اسی دفتر کے ساتھ کی جائے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

میں سچا مسیح ہوں جو آخری زمانہ میں آنے والا ہوں

"میں صرف اپنے مونہہ سے نہیں کہتا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ بلکہ وہ خدا جس نے زمین و آسمان بنایا میری گواہی دیتا ہے۔ اس نے اس گواہی کے پورا کرنے کے لئے صدہا نشان میرے لئے ظاہر کئے۔ اور کر رہا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس کا فضل اس مسیح سے مجھ پر زیادہ ہے جو مجھ سے پہلے گزر چکا ہے۔ میرے آئینہ میں اس کا چہرہ اس سے زیادہ وسیع ہو کر منعکس ہوا ہے۔ جو اس کے آئینہ میں ہوا تھا۔ اگر میں صرف اپنے مونہہ سے کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر وہ میرے لئے گواہی دیتا ہے۔ تو کوئی مجھے جھوٹا قرار نہیں دے سکتا۔ میرے لئے اس کی ہزارہا گواہیاں ہیں۔ جن کو میں شمار نہیں کر سکتا۔" (الحکم ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء)

ظہورِ مامور

نوید فتح لے کر قاصدِ ربِّ کبیر آیا
پلانے جام کوثر ساقیٔ روشن ضمیر آیا

لبِ خیر الرسل سے یہ خبر اللہ نے دی تھی
جو فیضِ ختم سے اک امتی بن کر بشیر آیا

صداقت اسکی ظاہر ہوگی زور آور نشانوں سے
معاند منکروں کے واسطے عریاں نذیر آیا

پہن کر حلّہ ہائے انبیاءِ حق جری اللہ
زمانے میں مجسم قدرتِ ربِّ قدیر آیا

محمد مصطفےٰ کا فیضِ قدسی ہے کہ امت سے
مثیلِ ابن مریم۔ بے مثال و بے نظیر آیا

یہ ہے ذرّہ نوازی چشمۂ نور و ہدایت کی
شبِ تاریک و تارِ کفر میں بدرِ منیر آیا

یہ اس شاہنشہِ اقلیم وحدت کی نوازش ہے
کہ سلطان القلم با صد علَمِ دیں کا نصیر آیا

خذوا التوحید یا ابناء فارس کی ندا آئی
بروزِ مصطفےٰ ظاہر ہوا عزِّ ظہیر آیا

شکستِ امرِ باطل کیوں نہ ہو یہ تو یقینی ہے
کہ اک بطلِ جلیلِ ربِّ اکبر شیر دلیر آیا

نظر آتا ہے سب کو آسماں بدلے ہوئے تیور
نہیں یونہی جہاں میں یہ عذابِ مستطیر آیا

جگر چھلنی ہوا دل چھد گیا سر دھڑ کی بازی ہے
سنجار اکی کماں سے یا الٰہی کیسا تیر آیا

جو بھولے صبح شام آئے اسے بھولا نہیں کہتے
جھکو درگاہِ باری میں کہ ہے وقتِ اخیر آیا

پکارا عاجزی سے یا مسیح الخلق عدوانا
تو امن و صلح کا پیغام لے کر امیر آیا

نثارِ ملتِ بیضاء ہو کر زندگی پاؤ
عمل پر زور دینے اک جواں کردار پیر آیا

حضوری میں مسیح و مہدیٔ موعود کی اکمل
جبینِ صدق ہیں اپنی۔ لئے سجدے کثیر آیا

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شمولیت کی سعادت رکھنے والے مخلصین جن کے سال ہفتم کا وعدہ قابلِ ادا ہے۔ ۳۰ نومبر سے جو آخری تاریخ ہے پہلے پہلے داخل کر دیں تا ان کا دل ایفائے عہد سے خوش اور مطمئن ہو۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمانۂ جاہلیت کی تعلیمی حالت اور قرآن کریم کی حقانیت

اسلام کی حقانیت۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا ایک عظیم الشان ثبوت قرآن کریم کا بے مثل ہونا بھی ہے کیونکہ یہ ایک ایسا علمی معجزہ ہے۔ جس کا مقابلہ بار بار چیلنج دینے کے باوجود قریباً چودہ سو سال کے عرصہ میں کوئی نہ کر سکا اور نہ تا قیام قیامت کوئی کر سکے گا۔

قرآن کریم کا مقابلہ کرنے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالےٰ کے کلام کے ذریعہ دنیا کو جس زور سے بلایا۔ اس کا پتہ ذیل کی آیات سے لگ سکتا ہے۔

فرمایا:۔ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ (سورہ بقرآیت ۲۴)

یعنی اے وہ لوگو! جو اسلام کے منکر ہو اگر تمہیں اس کلام کے بارے میں شک ہے۔ جو ہم نے اپنے بندے (محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اُتارا ہے۔ تو لاؤ اس کی مانند کوئی سورۃ۔ اور بلا لو اپنے شاہدوں کو اللہ کے سوا۔ اگر تم سچے ہو۔

پھر فرمایا:۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَأْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ (ہود آیت ۱۴) یعنی کیا مخالفین قرآن کو افترا کہتے ہیں۔ ان سے کہدو اگر یہ افترا یعنی انسان کی بنائی ہوئی کتاب ہے تو تم بھی اس کی مانند دس سورتیں بنا لاؤ۔ اور جنہیں اپنی مدد کے لئے بلا سکتے ہو۔ بلا لو بجز اللہ کے۔ اگر تم اپنے ادعا میں سچے ہو۔

آخر یہاں تک فرما دیا۔ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّأْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَأْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۹۰) یعنی کہدو۔ اگر تمام انسان اور جن یعنی سب چھوٹے بڑے لوگ اس بات کے لئے جمع ہو جائیں۔ کہ اس قرآن کی مثل بنائیں تو بھی قطعاً کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار رہوں۔

اس میں شک نہیں۔ کہ قرآن کریم چونکہ تمام دنیا کے لئے ہے۔ اور قیامت تک کے لئے ہے۔ اس لئے اس کے مخاطب تمام وہ لوگ ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے لے کر موجودہ دنیا کے خاتمہ تک ہوتے رہیں گے۔ اور ان میں سے جو قرآن کریم کے مخالف ہوئے اور ہوں گے۔ وہ سب ان چیلنجوں کے مخاطب ہیں۔ جو قرآن کریم نے اپنی مثل لانے۔ یا دس سورتیں اس کی مانند لانے۔ یا پھر ایک ہی سورۃ اس جیسی لے آنے کے متعلق دیئے۔ اور چونکہ قرآن کریم کے خدا تعالےٰ کا کلام ہونے سے انکار کرنے والے ظاہری علوم کے بڑے بڑے عالم اور محقق بھی ہوتے رہے ہیں۔ اس لئے ان چیلنجوں کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اور یہ قرآن کریم کے بے مثل ہونے کا بہت بڑا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ قرآن کریم کے سب سے پہلے مخاطب اہل عرب ہی تھے۔ اور انہی کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بذاتِ خود قرآن کریم کی یا اس کی دس سورتوں کی۔ حتےٰ کہ ایک ہی سورت کی مثل لانے کا چیلنج دیا۔

اب اگر یہ خیال کیا جائے۔ جیسا کہ عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ جس زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے۔ وہ انتہائی جہالت اور بے علمی کا زمانہ تھا۔ اس زمانہ کے لوگ لکھنا پڑھنا جانتے ہی نہ تھے یا بہت کم جانتے تھے۔ زبان دانی سے انہیں کوئی مس ہی نہ تھی۔ زبان کے ادبی محاسن سے بالکل بے بہرہ تھے۔ تو پھر قرآن کریم کے بے مثل ہونے کا دعوےٰ اور اس کی مثل لانے کے متعلق چیلنج پر چیلنج کی کچھ بھی اہمیت باقی نہیں رہ جاتی کیا کوئی پہلوان ایک ایسے بچہ کو جو گھٹنوں چلنا بھی نہ جانتا ہو۔ دعوتِ مقابلہ دے سکتا ہے۔ کیا کوئی اعلےٰ درجہ کا مقرر ایک ایسے شخص کو مقابلہ میں تقریر کرنے کے لئے بلا سکتا ہے۔ جسے بات کرنی بھی نہ آتی ہو۔ اسی طرح کیا کوئی ادیب ایک ایسے شخص کو اپنے اعلےٰ شاہکار کے مقابلہ میں کچھ لکھنے کے لئے کہہ سکتا ہے۔ جو چار فقرات بھی صحیح نہ لکھ سکتا ہو۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر قرآن کریم کی مثل لانے کی دعوت ایسے لوگوں کو دینا بھی جو جہالت اور بے علمی کے پتلے ہوں۔ کوئی خوبی قرار نہیں دی جا سکتی اور نہ اس سے قرآن کریم کا کمال ثابت ہو سکتا ہے۔ کمال کا ثبوت اسی صورت میں مل سکتا ہے۔ جبکہ اس زمانہ میں عربی زبان اپنی نزاکت۔ لغات کی کثرت۔ قواعد صرف ونحو کے استحکام اور بہت بلند معیار کے نظم کے ذخیرے اپنے اندر رکھتی ہو۔ اور اس کے بڑے بڑے ماہر پائے جاتے ہوں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ عربی زبان کو یہ سب باتیں اس وقت پوری طرح میسر تھیں۔ چنانچہ اس کا ناقابل تردید ثبوت یہ ہے۔ کہ مستند عربی زبان زمانۂ جاہلیت کی سمجھی جاتی ہے۔

اس موقعہ پر یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ عربی زبان کے ام الالسنہ اور الہامی زبان ہونے کا ایک بہت بڑا ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ اس کے قواعد صرف ونحو آج بھی بالکل وہی ہیں۔ جو آج سے ڈیڑھ ہزار سال قبل تھے۔ مگر یہ بات کسی اور زبان میں قطعاً نہیں پائی جاتی۔ سنسکرت کے متعلق دعوےٰ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سب سے پرانی۔ اور ام الالسنہ ہے۔ لیکن بحیثیت زبان وہ صفحۂ ہستی سے ہی مٹ چکی ہے۔ نہ اب وہ کہیں بولی جاتی ہے۔ اور نہ یہ اندازہ لگانے کی کوئی صورت ہے۔ کہ اس میں پہلے کی نسبت کوئی تغیر ہوا۔ یا نہیں۔ اور اس کی ضرورت بھی کیا ہے۔ جبکہ بحیثیت زبان سنسکرت مُردہ ہو چکی ہے۔ باقی دنیا میں جس قدر مشہور اور ترقی یافتہ زبانیں موجود ہیں مثلاً انگریزی۔ جرمن۔ فرانسیسی۔ روسی ان کی یہ حالت ہے۔ کہ ان میں سے کسی زبان کے کوئی دو مؤلف جن میں مثلاً ڈیڑھ ہزار سال کا زمانہ حائل ہو۔ ایک دوسرے کو بالکل نہیں سمجھ سکیں گے۔ گویا ان زبانوں میں ہر لحاظ سے پہلے کی نسبت اب اس قدر تغیر واقع ہو چکا ہے۔ کہ ان کی شکل ہی بدل گئی۔ مگر عربی زبان جوں کی توں ہے۔

169

پس عربی زبان کو دنیا کی تمام زبانوں پر یہ بھی ایک فضیلت حاصل ہے۔ کہ قرآن اور حدیث زمانہ جاہلیت کے بدوؤں کو بھی اسی سہولت سے سمجھ میں آسکتے تھے جس طرح آج کسی جدید عربی کے متعلّم کو۔ کیونکہ اسی زمانہ میں عربی زبان لغات کی حد تک اتنی وسیع اور ہمہ گیر تھی۔ کہ اس کا مقابلہ آج بھی زمانہ حال کی انتہائی ترقی یافتہ مغربی زبانوں سے بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ اور کوئی وقت ایسا نہیں آسکتا۔ جب عربی زبان میں کسی تغیر و تبدل کی ضرورت محسوس کی جا سکے۔

غرض یہ حقیقت ہے۔ کہ عربی زبان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت پختگی۔ اور وسعت سے بہرہ ور ہو چکی تھی۔ اس زبان کے بولنے والوں میں ادبیات کی بڑی صلاحیتیں اور بڑے چرچے رہ چکے تھے۔ اس زمانہ کے عربوں میں بلاغت۔ ظرافت۔ حسن ذوق کا معیار بہت بلند تھا۔ اور یہ باتیں تاریخی شواہد سے ثابت ہیں۔ گو ایسے شواہد کی کثرت نہ ہو۔ کیونکہ ایک تو زمانۂ جاہلیت میں طباعت کا سامان میسر نہ تھا۔ کہ اس وقت کی تحریریں چھپ کر پھیل سکتیں اور موجودہ زمانہ میں ہم تک پہونچ سکتیں دوسرے بغداد۔ قرطبہ۔ اور دیگر مقامات پر بہت سی پرانی کتب تباہ ہو گئیں۔ باوجود اس کے کچھ نہ کچھ مواد اب بھی مل سکتا ہے۔ جس کی امداد سے زمانہ جاہلیت کی تعلیمی حالت کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ یہ معلومات رسالہ معارف ماہ نومبر ۱۹۳۸ء سے اخذ کی گئی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مثلاً اس زمانہ میں عرب میں نہ صرف اُن کو مکے نے تعلیم گاہیں تھیں۔ بلکہ ایسی بھی تعلیم گاہیں تھیں جن میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں تعلیم پاتے تھے۔ ہر سال بازار عکاظ میں علمی اور ادبی چرچا ہوا کرتا تھا۔ جس میں بڑے بڑے ادیب شامل ہوتے۔ اور اپنا کلام سنا کر داد حاصل کرتے تھے۔ غیلان بن سلمہ ثقفی کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ہفتہ میں ایک دن علمی جلسہ منعقد کیا کرتا جس میں نظمیں پڑھی جاتیں۔ اور ان پر تنقید کی جاتی۔ اس زمانہ میں مکہ کی علم دوستی بہت بلند پایہ رکھتی تھی۔ سبع معلقات مکہ میں ہی کعبہ میں لٹکائے جاتے رہے۔ اور اسی اعزاز و امتیاز نے ان سات نظموں کو عربی ادبیات میں لافانی زندگی عطا کر دی۔ ورقہ بن نوفل مکہ کا باشندہ تھا جس نے زمانۂ جاہلیت میں توریت اور انجیل کا عربی میں ترجمہ کیا تھا زمانۂ جاہلیت میں عربی زبان میں لکھنے پڑھنے کی چیزوں کے نام بڑی کثرت سے ملتے ہیں۔ یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اس زمانہ میں تعلیم کا عام چرچا تھا اور قرآن کریم نے جن لوگوں کو سب سے پہلے مخاطب کر کے اپنی مثل لانے حتیٰ کہ ایک ہی سورۃ کی مثل لانے کا چیلنج دیا۔ وہ جاہل اور بے علم نہ تھے۔ بلکہ عربی زبان دانی کے لحاظ سے بہت بلند مرتبہ رکھتے تھے۔ مگر وہ قطعاً ناکام رہے۔ اور اس طرح بھی قرآن کریم کا کلام الٰہی ہونا پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا۔

زمانۂ جاہلیت کی تعلیمی حالت جس قدر زیادہ اعلےٰ اور عمدہ ثابت ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت زیادہ روشن اور زیادہ واضح نظر آتی ہے۔ اس بات کا دوست و دشمن کو اعتراف ہے۔

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عمر کے کسی حصہ میں لکھنے پڑھنے کے مروجہ طریقوں سے کام نہیں لیا۔ اور آپ عمر بھر امی رہے۔ مگر ایسی حالت میں آپ نے دنیا کی ہدائت کے لئے جو کلام پیش فرمایا وہ ایسا بے نظیر اور بے مثال ہے کہ بڑے بڑے ادیب اور بڑے بڑے علماء و ادبا باوجود بار بار چیلنج دینے کے اس کی مثل لانے پر قادر نہ ہوسکے۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھنا پڑھنا جانتے اور آپ نے ان چرچوں میں کبھی حصہ لیا ہوتا۔ جو زبان دانی کے سلسلہ میں عربوں میں رائج تھے۔ تو کہا جاسکتا تھا کہ آپ دوسروں سے بڑے عالم ہونے کی وجہ سے اس قسم کا کلام مرتب کرسکے۔ لیکن مصلحت خداوندی نے آپ کو مروجہ علوم سے بالکل مستغنی رکھا۔ اور پھر آپ نے ایسا کلام پیش فرمایا۔ جس کے مقابلہ سے عرب و عجم کے علماء عاجز رہ گئے۔ اور اس سے ثابت ہوگیا۔ کہ آپ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ نبی ہیں۔ اور آپ پر جو کلام اترا وہ انسانی کلام نہیں۔ بلکہ کلام الٰہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے
ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی
سخن میں اس کے ہمتائی کہاں مقدور انساں ہے
بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

رسالہ ریویو انگریزی ماہ نومبر ۱۹۴۱ء

اس پرچہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی چار حدیثوں اُم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں سے ایک اقتباس کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک مضمون کا ترجمہ The criteria for the true word of God عنوان سے شائع کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں جنگ اور ہندوستانی کے عنوان سے جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کا وہ لیکچر درج کیا گیا ہے۔ جو انہوں نے ۲۴ اگست ۱۹۴۱ء کو نیروبی میں دیا۔ اور جس میں بدلائل ثابت کیا کہ نازیت کے زہر کو دور کرنا ہر امن پسند قوم کا فرض ہے۔ کیونکہ یہ دنیا کے لئے بہت بڑی مصیبت اور عذاب ہے۔ ذوالقرنین کے متعلق حضرت مولوی شیر علی صاحب کا مضمون نہایت عالمانہ ہے۔ وفات مسیح کے متعلق جناب غلام یاسین صاحب بی اے کا مضمون بھی دلچسپ ہے۔ انگریزی دان اصحاب کو رسالہ کے خریدار بنکر فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ سالانہ قیمت چار روپے طلباء کے لئے تین روپے ہے۔

وقار عمل میں وقت کی پابندی نہایت ضروری ہے

اختلافاتِ سلسلہ کا سب سے پہلا بنیادی مسئلہ

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین خلیفہ ہے یا انجمن؟

اختلافات کی اصل جڑ

۱۹۱۴ء میں جب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اختلافات کا آغاز ہوا۔ اختلافی مسئلہ صرف ایک تھا۔ اور وہ یہ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حقیقی جانشین حضور کی وصیت کی رُو سے خلیفہ ہے یا صدر انجمن احمدیہ نبوت حضرت مسیح موعود۔ کفر و اسلام۔ جنازہ۔ نماز۔ وغیرہ جتنے متنازعہ فیہ مسائل ہمیں آج نظر آتے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی اس وقت اختلاف کا اصل باعث نہ بنا تھا۔ یہ سب مسائل اختلاف کے کافی عرصہ بعد منظر عام پر آئے۔ اور انہیں غیر مبایعین نے محض اپنے غلط طرز عمل کو سہارا دینے کے لئے بتدریج اختیار کیا۔ میرا دعوےٰ ہے کہ غیر مبایعین کی قادیان سے علیحدگی ہرگز اختلاف عقائد کی بنا پر نہیں ہوئی۔ بلکہ اس کی واحد وجہ خلیفہ اور انجمن کے منصب کا مسئلہ تھا۔ اور یہ وہ ناقابل تردید حقیقت ہے جس کا اعتراف خود غیر مبایعین کے اکابر کسی زمانہ میں کر چکے ہیں۔ چنانچہ جب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ خلیفہ ہوئے تو غیر مبایعین کی طرف سے بار بار یہ اعلان ہوتے رہے۔ کہ

(الف) "اگر صاحبزادہ صاحب (حضرت امیر المومنین ناقل) انجمن کے فیصلوں کو قطعی قرار دے دیں۔ اور پرانے احمدیوں کی بیعت لازمی تصور نہ کریں تو ان کو صدر انجمن احمدیہ کا پریذیڈنٹ اور کل جماعت احمدیہ کا امیر تسلیم کر لیا جائے"

(پیغام صلح ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء)

(ب) "دوسری تجویز ایک نہائت ہی مبارک تجویز تھی۔ اور وہ یہ تھی کہ صاحبزادہ صاحب کو بحیثیت میر مجلس صدر انجمن احمدیہ بدیں شرط امیر تسلیم کر لیا جائے۔ کہ پرانے احمدیوں کے لئے بیعت ضروری نہ ہوگی۔ اور امیر کے اختیارات میں یہ نہ ہوگا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کی اس تحریر کے خلاف کرے۔ جس کی رو سے جملہ امور متعلقہ سلسلہ احمدیہ انجمن کے سپرد کئے گئے ہیں.... اس تجویز کو صرف اس خیال پر رد کر دینا کہ جانشین بلا شرط ہونا چاہیئے۔ ایک ایسی غلطی ہے۔ جس نے سلسلے میں ایک تفرقہ کی بنیاد ڈال دی ہے" (از مولوی محمد علی صاحب پیغام ۲ اپریل ۱۹۱۴ء)

مندرجہ بالا دو حوالے اس امر کو خوب واضح کر دیتے ہیں۔ کہ شروع میں غیر مبایعین نے ہرگز عقائد کو وجہ اختلاف نہیں بنایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے عقائد کوئی چھپے ہوئے نہ تھے۔ غیر مبایعین کو خلافت اولےٰ کے زمانہ سے علم تھا۔ اور خوب علم تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین حضرت مسیح موعود کو حقیقی معنوں میں نبی اور حضور کے منکرین کو کافر ان کے جنازوں کو ناجائز اور انکے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام سمجھتے ہیں لیکن باوجود یہ سب کچھ جاننے کے وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو اپنا امیر اور پیشوا تسلیم کرنے کو تیار تھے۔ بشرطیکہ انجمن کے متعلق ان کی شرط مان لی جائے۔

پس حق یہی ہے کہ انجمن اور خلیفہ کے اختیارات کا سوال ہی وہ واحد بنیادی مسئلہ ہے۔ جس کی بناء پر جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے قادیان کو چھوڑا۔ اگر یہ مسئلہ ان کی مرضی کے مطابق طے ہو جاتا تو وہ بلا تامل ہمارے عقائد کو ماننے اور حضرت امیر المومنین کو اپنا امام و پیشوا تسلیم کر لینے کو تیار تھے۔

غیر مبایعین کا موجودہ رویہ

لیکن اس حقیقت کا اقرار کرنا آج ہمارے غیر مبایع دوستوں کے لئے بڑا ہی دشوار ہے۔ کیونکہ آج یہ لوگ ہماری دشمنی اور عداوت کے جوش میں اصل مقام سے بہت دور نکل چکے ہیں۔ انسانی فطرت حیران رہ جاتی ہے۔ جب وہ یہ دیکھتی ہے کہ وہی غیر مبایعین جو ۱۹۱۴ء میں ایک معمولی شرط پر حضرت امیر المومنین کو اپنا امیر اور پیشوا ماننے کو تیار تھے۔ سنہ ۱۹۴۰ء میں یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں "ہم انہیں اسکا اہل ہی نہیں سمجھتے۔ کہ کسی مذہبی سلسلہ کی قیادت۔ انکے ہاتھ میں دی جائے"

(مرأۃ الاختلاف مصنفہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض غیر مبائعین کے موجودہ اور آغاز اختلاف کے خیالات و افکار میں زمین و آسمان کا فرق پڑ چکا ہے۔ اور یہ امر بذات خود دلیل ہے اس بات کی۔ کہ وہ جادۂ مستقیم سے بھٹک رہے ہیں۔ بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین انجمن ہے یا خلیفہ۔ یہ ایک نہایت ضروری اور بنیادی سوال ہے۔ جس کے متعلق ذیل میں کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

غیر مبائعین کا نقطۂ نگاہ

اسی مسئلہ کے متعلق غیر مبائعین کا نقطۂ نگاہ یہ ہے:۔

(۱) "اس وقت ہمارے اندر جو اختلاف ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک فریق کہتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد تا قیامت خلفاء کا ایک سلسلہ ہوگا۔ ...... اور دوسرا گروہ کہتا ہے۔ کہ نہ صرف خلفاء کا سلسلہ لازمی نہیں بلکہ یہ چل ہی نہیں سکتا۔ اور کہ حضرت مسیح موعود کی اپنی تحریریں اس بات پر شاہد ہیں کہ انہوں نے اپنے بعد کسی فرد واحد یا خلیفہ کی اطاعت کو ضروری قرار نہیں دیا۔ بلکہ اصل جانشین اور ساری قوم کا اصلی مطاع ایک انجمن کو قرار دیا ہے۔ اور اس کے سپرد سارا انتظام کیا ہے"۔ (پیغام صلح ۲ر اپریل ۱۹۱۴ء)

(۲) "غضب خدا کا حضرت مسیح موعود وصیت لکھ کر دے جاتے ہیں۔ اور اس میں اپنا جانشین انجمن کو بناتے ہیں ..... آپ نے اس انجمن کو کامل طور پر با اختیار انجمن بنایا اور کسی کے ماتحت نہیں رکھا۔ چنانچہ آگے چل کر اور بھی صفائی سے لکھتے ہیں "چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے (الوصیت)"

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تحریر بھی غیر مبائعین کی اکثر پیش کیا کرتے ہیں:۔ "میری رائے تو یہ ہے کہ جس امر پر انجمن کا فیصلہ ہو جائے۔ اور کثرت رائے اس میں ہو جائے۔ تو وہی امر صحیح سمجھنا چاہیئے۔ اور وہی قطعی ہونا چاہیئے۔ ...... اور بعد میں ہر ایک امر میں صرف اسی انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا"

ان تحریروں کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وصیت میں ہرگز خلافت کا ذکر نہیں کیا۔ لہذا سلسلہ احمدیہ میں خلفاء کا سلسلہ چل ہی نہیں سکتا۔

(۲) حضرت اقدس نے صرف انجمن کو اپنا جانشین اور خلیفہ مقرر فرمایا۔ اسے کامل طور پر با اختیار بنایا۔ اور کسی کے ماتحت نہیں رکھا۔ لہذا حضور کی جانشین اور خلیفہ صرف انجمن ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات میں خلافت کا ذکر

(۱) غیر مبائعین کا یہ ادعا بالکل غلط ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں خلافت کا ذکر نہیں کیا۔ حضورؑ نے متعدد جگہ خلافت کا ذکر فرمایا ہے۔ خود الوصیت میں خلافتِ راشدہ کا ذکر کرنے کے بعد حضور فرماتے ہیں:۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ ...... وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جبتک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا ... میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے"۔

اب خدا کے لئے غور کیجئے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجمن کو ہی ہر لحاظ سے اپنا جانشین اور خلیفہ قرار دیا تھا تو خلافتِ راشدہ کا ذکر کرنے کے بعد اسی قسم کی "قدرتِ ثانیہ" کا وعدہ کرنے سے آخر کیا مطلب؟ اس دوسری قدرت سے مراد انجمن تو ہو نہیں سکتی کیونکہ وہ تو حضورؑ کی زندگی میں موجود تھی۔ اور اس جگہ حضور نے یہ شرط رکھی ہے کہ قدرتِ ثانیہ نہیں آئے گی جب تک میں اس دنیا سے چلا نہ جاؤں۔ اور آگے چلکر تو حضور نے صاف فرمایا ہے۔ کہ وہ "بعض وجود ہوں گے"۔ پس اس تحریر میں یقیناً حضورؑ نے شخصی خلافت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معنے اس تحریر کے ہو ہی نہیں سکتے۔

(ب) دوسری قابلِ غور بات یہ ہے کہ ہمارے غیر مبائع دوست جو آج بڑے دعوی سے فرماتے ہیں۔ کہ

"الوصیت میں خلافت کا ذکر تک نہیں"۔

خود کسی زمانہ اسی "الوصیت" میں سے خلافت کا جواز نکال چکے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر جب جماعت احمدیہ نے سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ خلافت پر کیا۔ اس وقت مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ایک اعلان شائع کیا گیا تھا۔ جس کے الفاظ قابل غور ہیں:۔

"وصایا مندرجہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ ... والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ ..... خواجہ کمال الدین پلیڈر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ"۔

اب کوئی غیر مبائع خدا کا خوف دل میں رکھکر بتائے۔ کہ اگر فی الحقیقت حضرت اقدس نے صرف انجمن کو ہی اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا۔ اور الوصیت میں کسی خلافت کا ذکر نہیں۔ تو آپ کے اکابرین نے ۱۹۰۸ء میں اسی الوصیت میں سے کس طرح حضرت نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے کا جواز نکال لیا تھا؟؟۔

اب غیر مبائعین انجمن کو جانشین ثابت کرنے کے لئے خواہ دلائل کا ایک انبار بزعم خود جمع کرلیں۔ لیکن ان کے قلم کا اقرار اور ان کا چھ سالہ عمل ان کے ادعا کو بالکل بے حقیقت بنا کر رکھ دیتا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا حیرت انگیز اور معجزانہ تصرف تھا کہ اس نے ان لوگوں سے خلافت کا اقرار کرالیا۔ اور ان کی گردنوں کو خلافت کے آگے جھکا دیا۔ جو مستقبل قریب میں خلافت سے باغی ہو کر اس کا سرے سے ہی انکار کرنے والے تھے۔ پس حق یہ ہے اور اسے غیر مبائعین کے ہزاروں وساوس بھی چھپا نہیں سکتے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں میں بڑی وضاحت سے خلافت کا ذکر موجود ہے۔ اور اس امر کا اقرار ساری جماعت احمدیہ بلکہ خود غیر مبائعین کے اکابرین بھی اپنے قلم سے اور اپنے چھ سالہ عمل سے کر چکے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

انجمن کی جانشینی کا مطلب

170

(۲) باقی رہا یہ کہنا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے "انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے" سو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم ہرگز ان تحریروں کا انکار نہیں کرتے۔ ہاں ہم ان تحریروں کا وہی مطلب اور مفہوم لیتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیگر تحریرات سے مطابقت رکھتا ہے۔ کیونکہ حضور نے انجمن کی نمائندگی کے علاوہ دوسری جگہوں پر خلافت کا بھی تو ذکر فرمایا ہے۔ پس ان تمام تحریرات پر یکجائی نظر ڈالنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ جہاں تک انتظامی امور کا تعلق ہے۔ انجمن حضرت مسیح موعودؑ کی جانشین ہے۔ کیونکہ وہ بھی حضور ہی کے مقاصد کو پورا کرنے والی ہے۔ اور انہی معنوں میں حضور نے اسے اپنا جانشین قرار دیا۔ لیکن حضور کے خداداد منصب اور دنیا کی روحانی اصلاح کرنے کے مقصد کے اعتبار سے حضورؑ نے انجمن کو ہرگز اپنا جانشین مقرر نہیں فرمایا۔ ان امور کے لئے حضورؑ نے "قدرت ثانیہ" ہی کو پیش فرمایا۔ جو حضورؑ کے وصال کے بعد "بعض مجسم وجودوں" کے ذریعے ظاہر ہونی مقدر تھی۔ پس ہم حضرت اقدس کی ساری تحریروں پر ایمان لاتے ہیں۔ لیکن برعکس اس کے ہمارے غیر مبائع بھائی انجمن کے متعلق تو حضور کے ارشاد کو بار بار پیش کرتے ہیں۔ لیکن خلافت کے متعلق حضور کے ارشاد کو بالکل نظر انداز کر جاتے ہیں۔

خلافت کے متعلق انجمن کا فیصلہ

لیکن اگر ایک لمحہ کیلئے ہم غیر مبائعین کے اس نقطۂ نگاہ کو تسلیم بھی کر لیں۔ کہ صرف انجمن ہی ہر لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین ہے۔ تو بھی انکا کوئی حق نہیں کہ وہ خلافت کا انکار کریں۔ کیونکہ خود یہ انجمن بھی خلافت کے حق میں اپنا ناطق فیصلہ کر چکی ہے

سورۃ بنی اسرائیل کی لطیف تفسیر "دستور الارتقاء"

جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی افاضہ سے خاص مشیتِ الٰہی کے ماتحت لکھی گئی ہے۔ اور خاکسار کے قبول احمدیت اور روحانی انقلاب کا باعث بھی دراصل یہی تصنیف ہے جو حضور کی صداقت کا زندہ نشان ہے۔ اس تفسیر پر بزرگان سلسلہ نے شاندار ریویو کئے ہیں لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ قیمت بارہ آنے

ملنے کا پتہ: عبد اللطیف معلم المجاہدین قادیان۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہر بک سیلر سے مل سکے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنئے! سب سے پہلے ۱۹۰۸ء میں اسی صدر انجمن احمدیہ نے (جس میں مولوی محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہم تمام اکابرین پیغام موجود تھے۔) وصایا مندرجہ الوصیت کے مطابق "حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفۂ اوّل تسلیم کرکے "خلافت" کا اقرار کیا۔ اس کے بعد ۱۹۱۴ء میں اسی خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین "انجمن نے کثرت رائے کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو خلیفہ تسلیم کیا چنانچہ خود غیر مبایعین اعتراف کرتے ہیں:۔

"زیادہ حصہ مجلس کے معتمدین کا صاحبزادہ صاحب کی بیعت شدہ تھا۔ ......

.... سیکرٹری ان کا مرید۔ ناظر ان کا مرید۔ خود وہ اس کے میر مجلس ۱۵ ممبروں میں سے ۹ ان کے مرید۔"

(پیغام صلح ۵ رمئی ۱۹۱۴ء)

اب اگر غیر مبائعین اپنی اس تحریر پر قائم ہیں۔ کہ:۔

"حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) نے الوصیۃ میں انجمن کی بنیاد ڈالی۔ .... اور اس انجمن کو اپنا جانشین بنایا۔ اور اس کی کثرت رائے کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا ساری جماعت کو حکم دیا۔"

(مرأۃ الاختلاف ص۳۵)

تو ان کا اخلاقاً۔ ایماناً اور مذہباً فرض ہے۔ کہ وہ اس انجمن کے فیصلہ کے آگے بلاچون و چرا سر تسلیم خم کر دیں۔ ورنہ یاد رکھیں۔! دنیا یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائے گی۔ کہ فی الحقیقت آپ انجمن کو بھی "خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین" نہیں سمجھتے۔

دیکھئے! کتنی صاف اور سیدھی بات ہے۔ غیر مبائعین کے ادعاء کی ساری بنیاد ہی اس ایک امر پر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانشین صرف اور صرف انجمن ہے۔ ہم نے ان کی بات کو ایک لمحہ کے لئے درست تسلیم کرکے اس "جانشین" انجمن کا ناطق فیصلہ ان کے سامنے رکھ دیا۔ اگر اب بھی وہ اسے ماننے کے لئے تیار نہیں۔ تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔

والسلام

احقر خورشید احمد از لاہور

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں

ذیل میں ان اصحاب کے اسماء درج کئے جاتے ہیں۔ جن کا چندہ "الفضل" ۲۰ دسمبر ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب ۶ دسمبر ۱۹۴۱ء تک بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرمادیں۔ جن احباب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوگا۔ ان کے متعلق سمجھا جائیگا۔ کہ وی۔ پی وصول فرمانے کے لئے تیار ہیں۔ اور ان کی خدمت میں ۶ دسمبر ۱۹۴۱ء کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ امید ہے۔ احباب ان کو وصول فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔ اس وقت کاغذ کی گرانی کے باعث مالی مشکلات بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ لہذا احباب کو ہماری مشکلات کا احساس فرماتے ہوئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وی۔ پی واپس نہ ہو۔

(مینیجر)

۶۱ - چوہدری غلام احمد صاحب
۱۶۱ - پیر حاجی احمد صاحب
۱۷۷ - ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب
۱۹۶ - ڈاکٹر محمد صدیق صاحب
۲۵۵ - منشی عنائت علی صاحب
۳۷۷ - محمد امیر صاحب
۶۴۹ - مولوی محمد الدین صاحب
۸۷۰ - مولوی نیاز محمد صاحب
۱۳۲۶ - ایم محمد رفیع صاحب
۱۵۴۰ - بابو حیات محمد صاحب
۱۸۱۷ - بابو اللہ بخش صاحب
۱۸۳۸ - منشی بلند خان صاحب
۲۰۴۵ - ایم محمد عظیم الدین صاحب
۲۴۴۰ - شیخ عبد الحمید صاحب
۲۴۹۸ - عنایت حسین صاحب
۲۵۴۶ - سید صادق علی صاحب
۲۷۸۸ - چوہدری فضل الرحمن صاحب
۳۴۸۶ - سید احمد صاحب
۳۵۹۶ - مظفر الدین صاحب
۳۶۷۲ - ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب
۳۷۳۵ - بابو اللہ دیا ظہور احمد صاحب
۴۰۱۱ - شیخ محمد کرم الٰہی صاحب
۴۰۱۶ - شیخ فضل الرحمن صاحب
۴۷۰۶ - چوہدری محمد حسین صاحب
۴۸۲۹ - محمد حسین صاحب
۵۳۰۴ - چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب

۵۳۱۶ - خلیل شاہ صاحب
۵۶۴۹ - منشی اللہ دتہ صاحب
۵۶۸۳ - عبد الشکور صاحب
۶۳۲۱ - بابو محمد عالم صاحب
۶۶۷۹ - چوہدری محمد حسین صاحب
۶۷۰۰ - شمس الدین صاحب
۶۷۳۹ - خدا بخش صاحب
۶۸۸۱ - نتھے خاں صاحب
۷۱۳۱ - امام الدین صاحب
۷۱۶۰ - ایم صاحب خانصاحب
۷۲۱۴ - محمد عبد السمیع صاحب
۷۲۳۳ - نور احمد خانصاحب
۷۸۴۰ - پیر عبد العلی صاحب
۷۹۴۲ - شیخ حامد علی صاحب
۸۰۴۹ - محمد ابراہیم صاحب
۸۱۵۰ - منشی غلام محمد صاحب
۸۳۷۰ - بابو عبد الرزاق صاحب
۸۴۷۶ - ڈاکٹر فضل کریم صاحب
۸۵۰۹ - محمد اکمل صاحب
۸۵۶۷ - سردار امیر محمد صاحب
۸۶۴۷ - قادر بخش صاحب
۸۷۲۰ - بابو محمد منیر صاحب
۸۸۸۱ - چوہدری غلام محمد صاحب
۹۰۷۷ - سید حسام الدین احمد صاحب
۹۰۹۲ - ایم اے جلیل فیضی
۹۱۷۰ - خادم علی صاحب
۹۲۷۳ - ملک شیر محمد صاحب

۹۲۷۸ - ملک غلام رسول صاحب
۹۲۸۶ - سید محمد حسین صاحب
۹۴۴۳ - محمد صاحب حکیم
۹۴۶۰ - بشیر احمد صاحب
۹۵۹۷ - ڈاکٹر اقبال علی غنی صاحب
۹۶۲۱ - صوبیدار شیر محمد خانصاحب
۹۶۴۶ - سردار محمد نواز خانصاحب
۹۸۰۸ - پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
۹۸۴۸ - ڈاکٹر نور احمد صاحب
۹۹۵۴ - منشی برکت علی صاحب
۹۹۹۶ - چوہدری اعظم علی صاحب
۱۰۰۳۷ - چوہدری محمد شریف صاحب
۹۰۴۲ - چوہدری فتح خانصاحب
۱۰۱۶۲ - عبد الکریم صاحب
۱۰۱۷۷ - امیر جماعت احمدیہ
۱۰۱۷۸ - ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۱۰۱۹۰ - میاں نذیر احمد صاحب
۱۰۳۰۷ - میر غلام محمد صاحب
۱۰۳۴۰ - چوہدری غلام حیدر صاحب
۱۰۳۷۶ - ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب
۱۰۵۶۹ - مرزا عمر حیات صاحب
۱۰۵۹۰ - سیٹھ محمد غوث صاحب
۱۰۶۳۲ - راجہ محمد افضل خانصاحب
۱۰۸۰۴ - سید فیاض حیدر صاحب
۱۰۸۷۵ - محمد شریف صاحب چغتائی
۱۰۸۸۵ - ظفر اللہ خانصاحب
۱۰۸۸۸ - بابو رحمت اللہ صاحب

۱۰۹۲۰ - میر حمید اللہ صاحب
۱۰۹۴۳ - بی۔ اے چغتائی صاحب
۱۰۹۸۰ - عبد المجید صاحب
۱۱۰۵۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۱۱۰۶۳ - اے۔ ڈی دیال برادرز
۱۱۴۲۷ - جناب خان بہادر سعد اللہ خان صاحب
۱۱۴۳۴ - فتح محمد صاحب شرما
۱۱۶۱۹ - منشی فیروز الدین صاحب
۱۱۶۹۸ - محمد بخش صاحب
۱۱۸۹۷ - میاں محمد یوسف صاحب
۱۱۹۹۱ - چوہدری محمد یوسف صاحب
۱۲۱۰ - ڈاکٹر محمد الدین صاحب

۱۲۱۶۳ - ملک رام صاحب
۱۲۱[illegible] - چوہدری مہتاب الدین صاحب
۱۲۲۹۳ - حکیم محمد یوسف صاحب
۱۲۳۱۸ - چوہدری اللہ داد خانصاحب
۱۲۳۹۹ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۰ - صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۳۷۸ - ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
۱۲۴۸۷ - خلیفہ ناصر الدین صاحب
۱۲۵۱۰ - میاں محمد منیر صاحب
۱۲۵۱۵ - ملک عبد الرحمن صاحب
۱۲۵۵۰ - عبد الحق صاحب
۱۲۵۵۹ - خواجہ نظام الدین صاحب
۱۲۵۹۰ - محمد الدین صاحب

۱۲۷۲۶ - شیخ عبد الحمید صاحب
۱۲۷۳۷ - مرزا عطاء اللہ صاحب
۱۲۸۰۹ - ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۱۲۸۳۱ - میر احسان اللہ صاحب
۱۲۸۴۸ - شیخ ظہور الدین صاحب
۱۲۸۵۴ - بابو برکت اللہ صاحب
۱۲۹۵۵ - ماسٹر اللہ بخش صاحب
۱۳۰۱۷ - سعد اللہ خانصاحب
۱۴۰۶۱ - محمد رمضان صاحب
۱۴۰۴۴ - نواب الدین صاحب
۱۴۰۲۲ - خواجہ حافظ طیب اللہ صاحب
۱۴۰۶۸ - چوہدری محمد لوٹا خانصاحب

(باقی دارد)

راولپنڈی سے ملک عزیز احمد صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین تحریر فرماتے ہیں:۔ "اگر کوئی شخص راولپنڈی آنے والا ہو۔ تو میرے حساب میں ایک روپیہ سیر والی سبز چائے۔ ایک پاؤ کے قریب ارسال فرمادیں۔ مشکور ہونگا۔ وہ چائے آپ کی بہت عمدہ تھی۔ پشاور سے قہوہ کے لئے چار روپیہ کے حساب سے جو چائے منگواتا ہوں۔ ان ہر دو میں کوئی خاص فرق محسوس نہیں کیا۔"

ہر قسم کی چائے طبیہ عجائب گھر قادیان سے منگوائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔
سکریٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۹۸۴:۔ میں امۃ الرشید بیگم زوجہ چودھری علی احمد صاحب انسپکٹر ریلوے نوشہرہ قوم جٹ چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۴۰ء ساکن کوٹ کرم بخش ڈاکخانہ گھوئینکے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔
(۱) حق مہر عرصہ ہوا میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں
(۲) زیورات حسب ذیل ہیں۔ وزن — قیمتی

چوڑیاں طلائی دو عدد	۳ تولے	۱۲۰ روپے
کانٹے طلائی ایک جوڑی	۱۱ ماشے	۳۳ روپے
انگوٹھیاں طلائی چار عدد	ایک تولہ ۵ رتی	۳۸ روپے

(۳) سیونگ سنگر مشین پرانی ایک عدد قیمتی ۴۰ روپے
(۴) نقد مبلغ ۲۲۵ روپے۔ کل میزان ۴۹۵ روپے
میں اپنی تمام جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز اگر میں اپنی زندگی میں حصہ وصیت کردہ میں سے کوئی رقم ادا کر سکوں۔ تو وہ رقم حصہ وصیت کردہ میں منہا سمجھی جائیگی۔ الامۃ:۔ امۃ الرشید بیگم بقلم خود اہلیہ چودہری علی احمد انسپکٹر۔ گواہ شد:۔ چودہری علی احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ مرزا غلام حیدر امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ

نمبر ۵۹۰۵:۔ منکہ سعیدہ بیگم زوجہ چودہری محمد عبد اللہ صاحب جٹ کاہلوں عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی سکنہ تلونڈی عنایت خان ڈاکخانہ پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند پانصد روپیہ (۲) کانٹے دو جوڑی وزنی ۲ تولہ قیمت اندازاً ۸۰ روپے۔ (۳) نکلس دو عدد وزنی ۴ تولہ قیمت اندازاً ۱۸۰ روپے (۴) نفیسیاں یک جوڑی وزنی ۴ تولہ قیمت اندازاً ۱۰۰ روپے (۵) انگوٹھیاں دو عدد وزنی ۱ تولہ قیمت اندازاً چالیس روپے۔ میں مذکورہ بالا جائیداد قیمتی ۹۰۰ روپے کا ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں گی۔ ہاں اگر میری وفات کے بعد کوئی اور میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی
الامۃ:۔ سعیدہ بیگم موصیہ بقلم خود
گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ تلونڈی عنایت خاں خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ رحمت اللہ سکریٹری وصایا جماعت شملہ۔

استقاط کا مجرب علاج۔

حب اٹھرا

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں وکشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوائی کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔
قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اسسٹنٹ سرجنوں اور سب اسسٹنٹ سرجنوں کی طرف جو over age ہو چکے ہوں۔ یا طبی لحاظ سے ایکٹو ملٹری سروس کے قابل نہ ہوں۔ ان کی طرف سے ۲۰-۱۲-۴۱ تک مجوزہ فارموں پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان سے اسسٹنٹ سرجن ایک عارضی اسامی پر کی جائیگی۔ اور عارضی تقررات کے لئے انہیں "فہرست انتظاریہ" پر رکھا جائے گا۔ ان کا گریڈ علی الترتیب ۲۰۰ روپے ماہوار مقررہ اور ۴۵-۲/۵-۸۵ ہوگا۔ ہر امیدوار کا نام کسی انڈین پراونشل میڈیکل رجسٹر میں درج ہونا چاہیئے۔ اور کم سے کم اوصاف یہ ہیں۔ (۱) اسسٹنٹ سرجنوں کیلئے۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی ڈگری کسی ایسی یونیورسٹی کی جو گورنر جنرل باجلاس کے کسی قانون کے ماتحت یا کسی لوکل گورنمنٹ کے قانون کے ماتحت رجسٹر کی گئی ہو۔ یا ایسے اوصاف جو برطانیہ عظمیٰ میں قابل رجسٹری ہوں۔ (۲) سب اسسٹنٹ سرجنوں کیلئے۔ لائسنس یافتہ یا ایل۔ ایم۔ پی کی ڈگری۔ جو کسی ایسی باختیار ادارے کی طرف سے اسے ملی ہوئی ہو جسکا ذکر انڈین میڈیکل ڈگریز ایکٹ VII آف ۱۹۱۶ء کے شیڈول میں موجود ہے۔ پوری تفصیلات معہ مجوزہ فارم جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام ایک ایسا لفافہ آنے پر مہیا کی جا سکتی ہیں جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اس پر اپنا پورا پتہ درج ہو اور اس کے بائیں بالائی کونہ میں حسب ضرورت یہ الفاظ درج ہوں۔
"Particulars for Assistant Surgeons یا Sub Assistant surgeons"
(جنرل منیجر)

اگر آپ پریشان ہونا نہیں چاہتے
تو

کراؤن بس سروس

میں سفر کیجیئے۔ ریل کی طرح پورے ٹائم پر اپنے مقامات پر پہنچیے۔ پہلی سروس ۴ بجے لاہور سے پٹھانکوٹ کو چلتی ہے۔ اس کے بعد ہر پچاس منٹ کے بعد چلتی ہے۔ اسی طرح پٹھانکوٹ سے لاہور کو چلتی ہے لاری پورے ٹائم پر چلتی ہے۔ خواہ سواری ہو یا نہ ہو چلتی ہے۔

دی منیجر کراؤن بس سروس
بشمولیت
رائل ارمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن۔ ۲۲ نومبر۔ لیبیا کی جنگ پُوری شدت کے ساتھ جاری ہے۔ جرمنی کے قریباً نصف ٹینک تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے ٹینکوں کا نقصان برطانیہ کے نقصان سے تین گنا ہے۔ برطانی فوجیں ایک سَو میل تک آگے بڑھ گئی ہیں۔ بار دیہ گھیر لیا گیا ہے۔ سیدی عمر لیبیا سے کاٹ دیا گیا ہے۔ اس جنگ کے آغاز سے اس وقت تک ایک تصادم ایک اطالوی ڈویژن سے ہُوا۔ جسے بالکل تباہ کر دیا گیا۔ بار دیہ کے علاقہ میں قریباً چالیس ہزار محوری سپاہ گھر گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اٹلی کا بحری بیڑا بھی میدان میں آگیا ہے۔

برلین۔ ۲۲ نومبر۔ جرمن ہائی کمانڈ نے روسٹوف پر قبضہ کا دعویٰ کیا ہے۔ ماسکو ریڈیو نے آج صبح اعلان کیا ہے۔ کہ ماسکو کے قریب صورت حالات نازک ہوگئی ہے جرمن طیارے شہر پر بم باری کر رہے ہیں آج ماسکو ریڈیو کے مائیکروفون سے بم باری اور روسی طیارہ شکن توپوں کی گولہ باری کی آوازیں لنڈن میں سنی گئیں۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ ٹولا پر شمال مغرب میں بھی صورت حال تشویش ناک ہے۔ موجائسک کے محاذ پر دشمن نے روسی صفوں میں شگاف پیدا کر دیا ہے۔ جرمن فوجیں ماسکو پہنچنے کے لئے بہت شدید حملے کر رہی ہیں۔ آج جیسی شدید لڑائی ہوئی روس وجرمنی کی تمام جنگ میں ایسی پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔

انقرہ۔ ۲۲ نومبر۔ جرمنی کی ایک نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ ۲۰ نومبر تک جرمن ۳۷ لاکھ ۹۰ ہزار روسی سپاہیوں کو قید کر چکے ہیں۔ بحیرہ بالٹک اور بحیرہ اسود میں ۷۴ روسی جنگی جہاز ڈبو دیئے گئے ہیں اور ۵۹ کو شدید نقصان پہنچایا گیا۔ پندرہ ہزار روسی ہوائی جہاز بھی تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ ۱۷ ہزار ٹینک تباہ کئے گئے۔ یا ان پر قبضہ کر لیا گیا۔ یہ اتنا بڑا نقصان ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے پورا نہیں کر سکتی روسی پریس کے ڈپٹی چیف نے ایک بیان میں کہا کہ روس کے ساتھ جنگ میں پچاس لاکھ سے زیادہ جرمن ہلاک یا مجروح ہو چکے ہیں۔

لنڈن۔ ۲۲ نومبر۔ صدر جمہوریہ ترکی عنقریب برلین جا رہے ہیں۔ جہاں ہٹلر نے ان سے ملنے کی خواہش کی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ شاید انہیں صلح کے لئے جرمن شرائط بتائی جائینگی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شاید ان پر زور ڈالا جائے کہ درہ دانیال سے محوری جہازوں کو گذار کر بحیرہ اسود میں پہنچنے کی اجازت دیدیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ مارشل پیٹان کو بھی ہٹلر نے ملاقات کے لئے مدعو کیا ہے۔

لنڈن۔ ۲۲ نومبر۔ امریکہ اور جاپان کی گفتگوئے مصالحت ختم ہو چکی ہے۔ امریکہ کے سرکاری طبقوں کی رائے ہے کہ جاپان نے ہٹلر کو مدد دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اور وہ اسے بہر حال پورا کرے گا۔ مشرق بعید میں حالات نازک ہو چکے ہیں۔ گویا مسٹر کردسو کا مشن ناکام رہا۔ ماہرین کا اندازہ ہے۔ کہ دو ہفتہ کے اندر اندر دونوں ملکوں میں جنگ شروع ہو جائے گی۔

لاہور۔ ۲۲ نومبر۔ پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک بل پیش ہو رہا ہے۔ جس کے رو سے ہر ممبر کو چودہ سو روپیہ سالانہ تنخواہ ملا کرے گی۔ اجلاس سے غیر حاضری کی صورت میں تنخواہ وضع ہو جایا کرے گی۔ اور سال میں سات روز کی رخصت کا حق ہوگا۔ آج کل ۲۲½ روزانہ الاؤنس ملتا ہے۔

دہلی۔ ۲۲ نومبر۔ ڈیفینس سکرٹری نے کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں آج ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں علم ہے۔ جرمن ہوائی جہاز ۲۵ سو میل تک پرواز کر سکتے ہیں۔ انہوں نے رہوڈس سے پرواز کر کے بحرین پر بمباری کی۔ اور پھر رہوڈس پہنچ گئے۔ محوری کنٹرول میں آیا ہوا نزدیک ترین ہوائی اڈہ ہندوستان کے ایک شہر سے صرف ۸۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور بمبئی کا فاصلہ ۲۶۹۰ میل اور دہلی کا ۲۳۵۰ میل ہے۔

انقرہ۔ ۲۳ نومبر۔ ٹرکش ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ امریکہ۔ فرانس کے افریقن مقبوضات میں سے ڈاکٹر مار بینک وغیرہ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کے علاوہ یورپ کی اندرونی سیاسیات میں بھی دخل دینا چاہتا ہے۔ جسے جرمنی ہرگز برداشت نہ کرے گا۔

لنڈن۔ ۲۲ نومبر۔ ہٹلر نے وشی گورنمنٹ سے مکمل تعاون کا جو مطالبہ کر رکھا ہے۔ آج وشی کیبنٹ کے اجلاس میں اس پر غور کیا گیا۔

لنڈن۔ ۲۲ نومبر۔ لیبیا کی جنگ کی رفتار بہت اچھی ہے۔ برطانیہ کے آرمرڈ دستے نہایت سرعت کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور طبروق کے جنوبی مورچوں میں جا پہنچے ہیں۔ سلوم۔ الگوبی اور طبروق کے تکون گھیرے میں زبردست جنگ لڑی جا رہی ہے۔

قاہرہ۔ ۲۳ نومبر۔ ایک خبر رسان ادارہ کا بیان ہے کہ لیبیا کی لڑائی میں دشمن کے ۹۲ ہوائی جہاز گرائے گئے۔ اور ۱۷ زمین پر برباد کئے گئے ہیں۔ برطانی ہوائی جہاز اور خشکی کی فوج کا آپس میں بہت تعاون ہے۔ اس وقت کیپسٹو کے قلعہ پر نیوزی لینڈ کے سپاہیوں کا قبضہ ہے۔ ایک جھڑپ میں ہمارا ایک ہوائی جہاز ایک اطالوی جہاز سے ٹکرا گیا۔ اس پر اطالوی جہاز کے پرخچے اڑ گئے۔ اور شعلوں کی لپیٹ میں زمین پر آگیا۔ اس لڑائی میں ہر جگہ ہمارا پلہ بھاری ہے۔

لنڈن۔ ۲۳ نومبر۔ جرمن ماسکو کے مورچوں پر زبردست حملے کر رہے ہیں۔ اگرچہ میدان میں جرمن سپاہیوں کی لاشوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ اور ٹوٹے ہوئے ٹینکوں کے انبار پڑے ہیں۔ پھر بھی وہ نئے ٹینک اور نئے سپاہی بھیج رہے ہیں۔ ٹولا۔ کالینن اور وولوکونسک پر روسی مورچوں کو توڑنے کے لئے وہ پورا زور لگا رہے ہیں۔ ٹولا کی طرف سے ماسکو کو زیادہ خطرہ ہے صرف ایک دن میں روسیوں نے دشمن کے ۹۶ ٹینک ۵۶۸ گولہ بارود کے ڈبے اور ۲۸ لاریاں برباد کر دیں۔ لینن گراڈ میں روسیوں نے پھر جوابی حملہ کیا۔ اور ایک قصبہ واپس لے لیا۔

واشنگٹن ۲۳ نومبر۔ آج پھر مسٹر کارڈل ہل نے جاپانی نمائیندوں سے تین گھنٹے ملاقات کی۔ مگر اس کا کوئی خاص نتیجہ نہیں نکلا۔ اگلے ہفتہ پھر ملاقات ہوگی۔

دہلی۔ ۲۳ نومبر۔ اڑیسہ میں وزارت بن گئی ہے۔ نئے وزراء کو گورنر نے کل حلف لینے کے لئے بلایا ہے۔ گورنر نے آئینی تعطل کو بھی ایک خاص اعلان کے ذریعہ منسوخ کر دیا ہے۔

رنگون۔ ۲۳ نومبر۔ حکومت برما نے اعلان کیا ہے۔ کہ اتحادیوں کی ناکہ بندی سے مجبور ہو کر جاپان کوئی خطرناک قدم اٹھانے والا ہے۔ جرمنی بھی اس پر بہت دباؤ ڈال رہا ہے۔

ٹوکیو۔ ۲۲ نومبر۔ شاہ جاپان نے ۱۴ سے ۴۰ سال کی عمر کے تمام مردوں کیلئے ایک ماہ کی لیبر سروس لازمی قرار دے دی ہے۔ ۱۴ سے ۲۵ سال کی غیر شادی شدہ عورتوں پر بھی اس کا اطلاق ہوگا۔ ایک ماہ کی میعاد میں توسیع بھی کی جا سکتی ہے۔ یہ آرڈیننس اس لئے جاری کیا گیا ہے۔ کہ تا زیادہ سے زیادہ تعداد میں سامانِ جنگ تیار ہو سکے۔

ٹوکیو۔ ۲۲ نومبر۔ جاپان کے وزیر اعظم نے پارلیمنٹ کے اختتام پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جاپان اس نازک ترین دور کا مقابلہ پوری ہمت و استقلال سے کر رہا ہے۔ ہم اب اپنی کوششوں کو دوچند کر دیں گے۔

برلین۔ ۲۲ نومبر۔ نازی ریڈیو نے دعوےٰ کیا ہے کہ مشرقی محاذ پر موسیو مولوٹاف کا لڑکا قید کر لیا گیا ہے۔

دہلی۔ ۲۲ نومبر۔ ہندوستان میں ۲۷ ہزار ٹن خشک کئے ہوئے آلوؤں کا ٹھیکہ دیا گیا ہے۔ جسے پورا کرنے کیلئے ملک کے طول و عرض میں متعدد کارخانے کھل رہے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah